



۲۔ شیواجی مہاراج سے قبل کا بھارت

کے پرے اپنی حکومت کو توسیع دی۔ یادو خاندان کا دور حکومت مراٹھی زبان و ادب کا سنہرا دور مانا جاتا ہے۔ اس دور میں مہاراشٹر میں مہانو بھاؤ اور واکری فرقوں کو عروج حاصل ہوا۔

شمال مغربی جانب سے حملے:

مہاراشٹر میں راشٹرکوٹ اور یادو جیسے مقامی خاندانوں کی حکومت تھی لیکن شمال مغربی جانب سے آنے والے حملہ آوروں نے مقامی حکومتوں کو جیت کر اپنا اقتدار قائم کیا۔

درمیانی زمانے میں مشرق وسطیٰ میں عربوں کی حکومت قائم ہوئی۔ حکومت کی توسیع کے لیے عربوں نے بھارت کا رخ کیا۔ آٹھویں صدی میں عرب سپہ سالار محمد بن قاسم نے سندھ پر حملہ کیا۔ وہاں کے راجا داہر کو شکست دے کر انھوں نے سندھ فتح کر لیا۔ اس حملے کی بنا پر پہلی مرتبہ عربوں کا بھارت سے سیاسی واسطہ پڑا۔ اس کے بعد کے زمانے میں وسط ایشیا کے ترک، افغان، مغل بھارت آئے اور انھوں نے بھارت میں اپنا اقتدار قائم کیا۔

گیارہویں صدی عیسوی میں بھارت پر ترکوں نے حملہ کرنا شروع کیے۔ وہ اپنے اقتدار کو بڑھاتے ہوئے بھارت کی شمال مغربی سرحد تک پہنچ گئے۔ غزنی کے سلطان محمود نے بھارت پر کئی حملے کیے۔ ان حملوں میں انھیں مہترا، ورنداون، قنوج اور سومناتھ کے خوش حال منادر سے بڑی دولت ہاتھ آئی جسے وہ اپنے ساتھ لے گئے۔ بختیار خلجی نے دنیا بھر میں مشہور نالندیا یونیورسٹی کا ضخیم کتب خانہ جلا کر رکھ کر دیا۔

شمالی ہند کی سلطان شاہی:

۱۱۷۵ء اور ۱۱۷۸ء میں افغانستان کے علاقے غور کے سلطان محمد غوری نے بھارت پر حملے کیے۔ بھارت کے فتح کیے ہوئے علاقوں کی دیکھ بھال کے لیے انھوں نے قطب الدین ایبک کا تقرر کیا۔ ۱۲۰۶ء میں محمد غوری کے انتقال کے بعد قطب الدین ایبک نے اپنے زیر اثر علاقوں کے معاملات کی دیکھ بھال آزادانہ طور پر کرنا شروع کر دی۔ ایبک جو بنیادی طور پر غلام تھے، دہلی

اس سبق میں ہم شیواجی مہاراج سے قبل کے عہد میں بھارت کی مختلف حکومتوں کا مطالعہ کریں گے۔ اس عہد میں بھارت میں مختلف حکومتیں موجود تھیں۔

آٹھویں صدی عیسوی میں 'پال' بنگال کا مشہور حکمران خاندان تھا۔ وسطی ہند میں گرجر۔ پرتھار حکومت نے آندھرا، کلنگ، ودر بھ، مغربی کاٹھے واڑ، قنوج اور گجرات تک وسعت حاصل کر لی تھی۔

شمالی ہند کے راجپوت خاندانوں میں گرھوال اور پرماراہم حکمران خاندان تھے۔ راجپوتوں کے چوہان خاندان میں پرتھوی راج چوہان نہایت بہادر راجا ہو گزرے ہیں۔ ترائی کی پہلی لڑائی میں پرتھوی راج چوہان نے محمد غوری کو شکست دی لیکن ترائی کی دوسری لڑائی میں محمد غوری نے پرتھوی راج چوہان کو شکست دے دی۔

تامل ناڈو کے چول خاندان کے راجاؤں میں راج راج اوّل اور راجندر اوّل اہم تھے۔ چول راجاؤں نے بحری بیڑے کے بل بوتے پر جزائر مالدیپ اور سری لنکا پر فتح حاصل کی تھی۔ کرناٹک کے ہویسل خاندان کے وشنو وردھن نامی راجا نے پورا کرناٹک فتح کر لیا تھا۔

مہاراشٹر کے راشٹرکوٹ خاندان کے راجا گووند سوم کے دور حکومت میں اس خاندان کی حکومت قنوج سے رامیشور تک پھیل چکی تھی۔ اس کے بعد کرشن سوم نے الہ آباد تک کا علاقہ جیت لیا تھا۔ شیلاہاروں کے تین خاندانوں کو مغربی مہاراشٹر میں عروج حاصل ہوا۔ پہلا خاندان شمالی کوکن میں تھا نہ اور رائے گڑھ، دوسرا خاندان جنوبی کوکن اور تیسرا خاندان کولھاپور، ستارا، سانگی اور بیلگام ضلع کے کچھ حصوں پر حکمرانی کرتا تھا۔

شیواجی مہاراج سے قبل کے عہد میں آخری پُرشکوہ حکومت مہاراشٹر کے یادوؤں کی تھی۔ اورنگ آباد سے قریب دیوگری یادو خاندان کے راجا بھٹم پنجم کی راجدھانی تھی۔ انھوں نے کرشناندی

کے بادشاہ بن بیٹھے۔ ۱۲۱۰ء میں قطب الدین ایبک کا انتقال ہوا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

قطب الدین ایبک کے بعد شمس الدین اہمیش، رضیہ سلطانہ، غیاث الدین بلبن، علاء الدین خلجی، محمد تغلق، فیروز تغلق، ابراہیم لودھی وغیرہ سلاطین نے بھارت پر حکومت کی۔



کے دور حکومت میں وجے
نگر کی حکومت مشرق میں
کنک سے لے کر مغرب
میں گواتیک اور شمال میں
راپنچور دو آبہ سے لے کر
جنوب میں بحر ہند تک پھیلی
ہوئی تھی۔ کرشن دیورائے کا

کرشن دیورائے انتقال ۱۵۳۰ء میں ہوا۔

کرشن دیورائے عالم تھے۔ انھوں نے تیگلو زبان میں
سیاسی موضوع پر آئٹل مالیہ دا نامی کتاب لکھی۔ ان کے دور
حکومت میں وجے نگر میں ایک ہزار رام مندر اور وٹھل مندر تعمیر
کیے گئے تھے۔

کرشن دیورائے کے انتقال کے بعد وجے نگر کی حکومت
زوال پذیر ہوگئی۔ موجودہ ریاست کرناٹک کے تالی کوٹ میں
ایک طرف عادل شاہی، نظام شاہی، قطب شاہی، برید شاہی اور
دوسری طرف وجے نگر کے راجا رام رائے کے درمیان ۱۵۶۵ء
میں لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی میں راجا رام رائے کو شکست ہوئی۔ اسی
کے ساتھ وجے نگر کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔

بہمنی سلطنت:

محمد تغلق کی بالادستی کو ختم کرنے کے لیے جنوبی بھارت کے
سرداروں نے بغاوت کی۔ ان سرداروں کے قائد حسن گنگو نے
دہلی کی شاہی فوج کو شکست دی۔ ۱۳۴۷ء میں نئی حکومت وجود
میں آئی۔ اس نئی حکومت کو بہمنی سلطنت کہا جاتا ہے۔ حسن گنگو
اس بہمنی سلطنت کے پہلے سلطان تھے۔ انھوں نے کرناٹک کے
گلبرگہ کو اپنی راجدھانی بنایا۔

محمود گاو:

محمود گاو بہمنی سلطنت کے وزیر اعظم اور بہترین منتظم
تھے۔ انھوں نے بہمنی سلطنت کو معاشی طور پر خوش حال بنایا۔

ابراہیم لودھی آخری سلطان تھے۔ ان کی تک مزاجی کی وجہ
سے بہت سے لوگ ان کے دشمن بن بیٹھے۔ پنجاب کے صوبیدار
دولت خان لودھی نے کابل کے مغل حکمران بابر کو ابراہیم لودھی
کے خلاف جنگ پر آمادہ کیا۔ اس لڑائی میں بابر نے ابراہیم لودھی
کو شکست دی اور اسی کے ساتھ بھارت میں عہد سلاطین کا خاتمہ
ہوگیا۔

وجے نگر کی حکومت:

دہلی کے سلطان محمد تغلق کے دور حکومت میں دہلی کے
مرکزی اقتدار کے خلاف جنوب میں بغاوت بلند ہوئی جس کی بنا
پر وجے نگر اور بہمنی کی دو طاقتور حکومتوں کو عروج حاصل ہوا۔ جنوبی
ہند کے دو بھائی ہری ہر اور بگا دہلی کے سلطان کے دربار میں
سردار تھے۔ انھوں نے محمد تغلق کے دور میں جنوب میں سیاسی
بد نظمی اور کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ۱۳۳۶ء میں وجے نگر کی
حکومت قائم کی۔ موجودہ کرناٹک کا شہر نہمی، وجے نگر حکومت کی
راجدھانی تھا۔ ہری ہر وجے نگر کے پہلے راجا تھے۔ ہری ہر کے
بعد ان کے بھائی بگا راجا بنے۔ بگا نے رامیشور تک کا علاقہ اپنے
زیر اقتدار کیا۔

کرشن دیورائے:

کرشن دیورائے ۱۵۰۹ء میں وجے نگر کے تخت پر بیٹھے۔
انھوں نے وجے واڑ اور راج مہندری کے علاقے جیت کر اپنی
حکومت میں شامل کیے۔ بہمنی سلطان محمود شاہ کی قیادت میں یکجا
ہونے والی سلطانی فوج کو انھوں نے شکست دی۔ کرشن دیورائے

اس لڑائی کے بعد میواڑ کے رانا سانگا نے راجپوتوں کو متحد کیا۔ بابر اور رانا سانگا کے درمیان کھاٹوا کے مقام پر لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی میں بابر کے توپ خانے اور ان کی محفوظ فوج نے متاثر کن کارنامہ انجام دیا۔ رانا سانگا کی فوج کو شکست ہوئی۔ ۱۵۳۰ء میں بابر کا انتقال ہوا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟



بابر کے بعد ہمایوں (۱۵۳۰ء سے ۱۵۳۹ء اور ۱۵۵۵ء سے ۱۵۵۶ء) تخت نشین ہوئے۔ ہمایوں کو شیر شاہ سوری نے شکست دی اور دہلی کے تخت پر سوری خاندان کی حکومت قائم کی۔ ہمایوں کے بعد اکبر (۱۵۵۶ء سے ۱۶۰۵ء) تخت نشین ہوئے۔ اکبر اور ہیمو کے درمیان پانی پت کے میدان میں ۱۵۵۶ء میں لڑائی ہوئی۔ اسے پانی پت کی دوسری لڑائی کہا جاتا ہے۔ اکبر کی بڑی خواہش تھی کہ پورے بھارت کو ایک ہی عمل داری کے تحت لایا جائے۔ اکبر کے بعد جہانگیر (۱۶۰۵ء سے ۱۶۲۸ء) شہنشاہ بنے۔ ان کے عہد حکومت میں ان کی ملکہ نور جہاں نے مؤثر کارہائے نمایاں انجام دیے۔ جہانگیر کے بعد شاہ جہاں (۱۶۲۸ء سے ۱۶۵۸ء) شہنشاہ بنے۔ شاہ جہاں کے بعد اورنگ زیب (۱۶۵۸ء سے ۱۷۰۷ء) طویل عرصے تک شہنشاہ رہے۔ اورنگ زیب کے انتقال کے بعد مغلیہ حکومت زوال پذیر ہو گئی۔

اکبر مغل خاندان کے سب سے زیادہ قابل اور باصلاحیت بادشاہ تھے۔ اکبر نے پورے بھارت کو ایک ہی عمل داری کے تحت لانے کی کوشش کی۔ اس وقت ان کی مخالفت کی گئی۔ رانا پرتاپ، چاند بی بی، رانی درگوتی وغیرہ نے اکبر کے خلاف جو لڑائیاں چھیڑیں وہ قابل ذکر ہیں۔

مہارانا پرتاپ: اُدے سنگھ کی موت کے بعد مہارانا پرتاپ میواڑ کی گدی پر بیٹھے۔ اپنی حکومت (میواڑ) کی بقا کے لیے

فوجیوں کو جاگیر داری کے بجائے نقد تنخواہ دینے کی ابتدا انھوں نے ہی کی۔ فوج میں نظم و ضبط پیدا کیا۔ زمینوں کے محصولات کے انتظام میں اصلاح کی۔ بیدر میں عربی اور فارسی علوم کے مطالعے کے لیے مدارس قائم کیے۔

محمود گادواں کے بعد بہمنی سلطنت کے سرداروں میں گروہ بندی بڑھنے لگی۔ بہمنی سلطنت اور وجے نگر کی حکومت کے درمیان ہونے والے تصادم کے برے اثرات مرتب ہوئے۔ مختلف علاقوں کے افسران خود مختار ہوتے چلے گئے۔ بہمنی سلطنت تقسیم ہوتی چلی گئی۔ یہ سلطنت برار کی عماد شاہی، بیدر کی برید شاہی، بیجاپور کی عادل شاہی، احمد نگر کی نظام شاہی اور گولکنڈہ کی قطب شاہی ان پانچ ٹکڑوں میں بٹ گئی۔

مغل حکومت:

۱۵۲۶ء میں دہلی میں عہدِ سلاطین کا خاتمہ ہو گیا۔ وہاں مغلیہ حکومت کی بنیاد پڑی۔

بابر: ظہیر الدین محمد بابر مغل حکومت کے بانی تھے۔ وہ وسطی ایشیا میں موجودہ ازبکستان کے فرغانہ نامی ریاست کے حکمران تھے۔ بھارت کی بے پناہ دولت کے بارے میں انھوں نے سن رکھا تھا اس لیے انھوں نے بھارت پر حملے کا منصوبہ بنایا۔

اس وقت دہلی پر ابراہیم لودھی کی حکومت تھی۔ عہدِ سلاطین میں دولت خان، پنجاب کے علاقے کے حاکم اعلیٰ تھے۔ ابراہیم لودھی اور دولت خان میں نا اتفاقی پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے دولت خان نے بابر کو ہندوستان پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔ موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بابر نے بھارت پر حملہ کر دیا۔ بابر کا مقابلہ کرنے کے لیے ابراہیم لودھی اپنے لشکر کے ساتھ نکلے۔ ۲۱ اپریل ۱۵۲۶ء کو دونوں کے درمیان پانی پت کے مقام پر جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں بابر نے بھارت میں سب سے پہلے توپ خانے کا مؤثر استعمال کیا۔ انھوں نے ابراہیم لودھی کی فوج کو شکست دے دی۔ اسی کو پانی پت کی پہلی لڑائی کہا جاتا ہے۔

خاندان میں پیدا ہونے والی درگاوتی شادی کے بعد گوئڈون کی رانی بنیں۔ انھوں نے عمدہ طریقے سے حکمرانی کی۔ عہدِ سوطی کی تاریخ میں مغلوں کے خلاف رانی درگاوتی کی جنگ بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ اپنے شوہر کی موت کے بعد درگاوتی نے اکبر سے لڑتے ہوئے اپنی جان دے دی لیکن ان کی پناہ میں جانا گوارا نہیں کیا۔

اکبر ایک مصلحت اندیش اور بیدار مغز حکمران تھے۔ ان کی مذہبی حکمت عملی کشادہ اور رواداری پر مبنی تھی۔ وہ تمام مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ یکساں برتاؤ کرتے تھے۔ تمام مذاہب کے اہم اور اعلیٰ اصولوں کے امتزاج سے اکبر نے دینِ الہی نامی مذہب قائم کیا اور انھوں نے دینِ الہی قبول کرنے کی کسی پر سختی نہیں کی۔

اورنگ زیب : تخت و تاج حاصل کرنے کی ہوٹ میں شاہجہاں کے بیٹے اورنگ زیب نے اپنے تمام بھائیوں پر فتح حاصل کی اور اپنے والد کو نظر بند کر کے ۱۶۵۸ء میں اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ شاہجہاں کے بڑے بیٹے دارا شکوہ مذہبی رواداری کے لیے مشہور تھے۔ انھوں نے پچاس سے زائد سنسکرت کتابوں کا فارسی میں ترجمہ کیا۔

اورنگ زیب جب بادشاہ بنے اس وقت مغلیہ حکومت شمال میں کشمیر سے لے کر جنوب میں احمد نگر تک اور مغرب میں کابل سے لے کر مشرق میں بنگال تک پھیلی ہوئی تھی۔ اورنگ زیب نے اپنے عہد میں مشرقی جانب کے آسام، جنوبی جانب کی بیجاپور کی عادل شاہی اور گولکنڈہ کی قطب شاہی کا خاتمہ کر کے ان علاقوں کو اپنی حکومت میں ضم کر لیا تھا۔

انھوں نے مسلسل جدوجہد جاری رکھی۔ اپنی آزادی برقرار رکھنے کے لیے وہ آخر دم تک اکبر سے لڑتے رہے۔ اپنی بہادری، حوصلہ مندی، خودداری اور ایثار جیسے اوصاف کی



رانا پرتاپ

بدولت وہ تاریخ میں امر ہو گئے۔

چاند بی بی : ۱۵۹۵ء میں مغلوں نے نظام شاہی کی راجدھانی احمد نگر پر حملہ کیا۔ مغل فوج نے احمد نگر کے قلعے کا محاصرہ کر لیا۔ احمد نگر کے حسین نظام شاہ کی بہادر بیٹی چاند بی بی نے نہایت بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے احمد نگر کے قلعے کی حفاظت کی۔ اسی دوران نظام شاہی سرداروں میں نا اتفاقی پیدا ہو گئی۔ اس



چاند بی بی

نا اتفاقی کی وجہ سے انجام کار چاند بی بی کو قتل کر دیا گیا۔ چاند بی بی کے قتل کے بعد مغلوں نے احمد نگر کا قلعہ فتح کر لیا۔ لیکن وہ مکمل نظام شاہی سلطنت پر قبضہ نہ جاسکے۔

رانی درگاوتی : ودر بھ کا مشرقی حصہ، اس کے شمال میں



رانی درگاوتی

مدھیہ پردیش کا حصہ، موجودہ چھتیس گڑھ کا مغربی حصہ، آندھرا پردیش کا شمالی حصہ اور اوڈیشا کا مغربی حصہ گوئڈون کا توسیعی علاقہ تھا۔ راجپوتوں کے چندیل

آہوموں کی لڑائی : تیرھویں صدی عیسوی میں شان نامی فرقے کے لوگ برہمپتر ندی کی وادی میں رہائش پذیر ہوئے۔ یہاں انھوں نے اپنا اقتدار قائم کیا۔ مقامی لوگ انھیں 'آہوم' کہتے تھے۔

اورنگ زیب کے دورِ حکومت میں آہوم طویل عرصے تک مغلیہ حکومت سے برسرِ پیکار رہے۔ مغلوں نے آہوموں کے علاقوں پر حملے کیے۔ گدادر سنگھ کی قیادت میں آہوم متحد ہو گئے۔ فوج کے کمانڈر لاجپت بڑ پھوکن نے مغلوں کے خلاف سخت جدوجہد کی۔ آہوموں نے مغل فوج کے خلاف گوریلا طریقہ جنگ استعمال کیا۔ اس جدوجہد کی وجہ سے مغلوں کے لیے آسام میں اپنے اقتدار کو مستحکم بنانا ممکن نہ ہو سکا۔

سکھوں سے لڑائی : سکھوں کے نویں مذہبی رہنما گروتھ

بہادر نے اورنگ زیب کے ناقابلِ برداشت مذہبی طرزِ عمل کے خلاف سخت ناپسندیدگی کا مظاہرہ کیا۔ اورنگ زیب نے انھیں قید کر کے ۱۶۷۵ء میں ان کا سر قلم کروادیا۔



گرو گوند سنگھ

ان کے بعد گرو گوند سنگھ سکھوں کے رہنما بنے۔ گرو گوند سنگھ نے اپنے پیروؤں کو متحد کر کے ان کے جنگجو یا نہ رجحان کو بڑھا دیا۔ انھوں نے جنگجو سکھ جوانوں کی ایک جماعت تیار کی جسے 'خالصہ جماعت' کہتے ہیں۔ آندپور ان کا اہم

مرکز تھا۔ اورنگ زیب نے سکھوں کے خلاف اپنی فوج روانہ کی جس نے آندپور پر حملہ کیا۔ سکھوں نے پرزور مزاحمت کی لیکن ناکام رہے۔ اس کے بعد گرو گوند سنگھ جنوب کی طرف چلے گئے۔ ۱۷۰۸ء میں نانڈیڑ کے مقام پر ان پر حملہ ہوا جس کے نتیجے میں ان کا انتقال ہو گیا۔

راجپوتوں سے لڑائی : اکبر نے اپنے دوستانہ رویے کی بنا پر راجپوتوں کا تعاون حاصل کر لیا تھا لیکن اورنگ زیب کو راجپوتوں کا تعاون حاصل نہ ہو پایا۔ مارواڑ کے رانا جسونت سنگھ کی موت کے بعد اورنگ زیب نے اس کی ریاست کو اپنی حکومت میں ضم کر لیا۔ دُرگا داس راٹھوڑ نے جسونت سنگھ کے کمسن بیٹے اجیت سنگھ کو مارواڑ کی گدی پر بٹھا دیا۔ دُرگا داس نے مغلوں کے خلاف جدوجہد کی۔ دُرگا داس کی مزاحمت کا مقابلہ کرنے کے لیے اورنگ زیب نے شہزادہ اکبر کو مارواڑ روانہ کیا۔ شہزادہ اکبر خود راجپوتوں سے مل گیا اور اورنگ زیب کے خلاف بغاوت کردی۔ اس بغاوت میں مہاراشٹر کے مراٹھوں سے بھی مدد لینے کی کوشش کی گئی۔ دُرگا داس راٹھوڑ نے مغلوں کے خلاف جدوجہد جاری رکھی۔

مراٹھوں سے لڑائی : مہاراشٹر میں شیواجی مہاراج کی قیادت میں سوراج کا قیام عمل میں آیا۔ سوراج قائم کرنے میں انھیں دیگر دشمنوں کے علاوہ مغلوں سے بھی جدوجہد کرنا پڑی۔ ان کی موت کے بعد پورا جنوبی بھارت فتح کرنے کے مقصد سے اورنگ زیب دکن میں داخل ہوئے لیکن مراٹھوں نے سخت جدوجہد کی اور اپنی آزادی کی حفاظت کی۔ ہم ان تمام لڑائیوں اور جدوجہد کی تفصیل آئندہ سبق میں معلوم کریں گے۔

مشق



(۱) نام بتائیے:

۱۔ گوئڈون کی رانی

۲۔ اُدے سنگھ کا بیٹا

۳۔ مغلیہ حکومت کے بانی

۴۔ بہمنی سلطنت کا پہلا سلطان

۵۔ گرو گوند سنگھ کی قائم کردہ جماعت

(۲) گروہ سے تعلق نہ رکھنے والا لفظ تلاش کیجیے:

۱۔ سلطان محمد ، قطب الدین ایبک ، محمد غوری ، بابر

۲۔ عادل شاہی ، نظام شاہی ، سلطان شاہی ، برید شاہی

۳۔ اکبر ، ہمایوں ، شیر شاہ ، اورنگ زیب

(۳) مختصر جواب لکھیے:

۳۔ رانی دُرگاوتی

(۵) وجہ بیان کیجیے:

- ۱۔ وجے نگر اور بہمنی حکومتوں کے عروج کے اسباب لکھیے۔
- ۲۔ محمود گاہواں نے کون سی اصلاحات کیں؟
- ۳۔ مغلوں کو آسام میں اپنی حکومت کو مضبوط بنانے میں کیوں مشکل پیش آئی؟
- (۴) اپنے الفاظ میں مختصر معلومات دیجیے:
- ۱۔ کرشن دیورائے
- ۲۔ چاند بی بی
- ۱۔ بہمنی سلطنت پانچ حصوں میں بٹ گئی؟
- ۲۔ رانا ساؤگا کی فوج کو شکست ہوئی۔
- ۳۔ رانا پرتاپ تاریخ میں امر ہو گئے۔
- ۴۔ اورنگ زیب نے گروتھ بہادر کو قید کر دیا۔
- ۵۔ راجپوتوں نے مغلوں کے خلاف جنگ کی۔

(۶) زمانی خط کو مکمل کیجیے:

.....	۱۵۰۹ء		۱۳۳۶ء
↓	↓	↓	↓
مغلیہ حکومت کا قیام		بہمنی سلطنت کا قیام	وجے نگر حکومت کا قیام

سرگرمی:

اس سبق میں مذکور کسی شخص کے بارے میں حوالہ جاتی کتب، اخبارات، انٹرنیٹ وغیرہ کی مدد سے اضافی معلومات حاصل کیجیے۔ اپنی سرگرمی بیاض میں تصویری معلومات کا کولاج (کولائٹ) تیار کر کے تاریخ کی جماعت میں اس کی نمائش کیجیے۔



(۷) انٹرنیٹ کی مدد سے اپنے پسندیدہ کسی ایک شخص کے بارے میں معلومات حاصل کر کے مندرجہ ذیل چوکون میں تحریر کیجیے۔

مجھے معلوم ہے کہ



دیوگری کا قلعہ